50664- کیا ڈیوٹی چھوڑ کر نماز تراویح ادا کر سکتا ہوں؟

سوال

میں پولیس سٹیشن پر کام کرتا ہوں، اور بعض اوقات ہفتہ میں دو بار بطور قائم مقام ڈیوٹی کرنا پڑتی ہے، اس دوران میں کام اور افیسروں کے حکم کی بنا پر پولیس سٹیشن سے نکلنا ممکن نہیں، توکیا میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے قریبی مسجد میں نماز تراویح کی ادائیگی کے لیے جا سکتا ہوں؟

پسندیدہ جواب

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ رمضان المبارک میں اجرو ثواب اور مغفرت کے اساب کی زیادہ حرص رکھنا بہت اچھا اور جائز کام ہے، لیکن یہ ایک شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ اس کی بنا پر اس سے بہتر اور افضل کام میں کوئی خلل نہ واقع ہوتا ہو.

اگر کوئی انسان کسی دوکان یا کمپنی میں ملازم ہو تو اس کے لیے نفلی عبادت اور قیام کے لیے ڈیوٹی چھوڑنا جائز نہیں، تو پھر جب کام اور ڈیوٹی کا تعلق امن عامہ سے ہو جو کہ بہت اہم اور لوگوں کی جانوں اور امن و امان کے ساتھ تعلق رکھتا ہو تو پھر کیسے ہو سکتا ہے؟

لہذا آپ واجب میں کوتاہی کرتے ہوئے نفلی کام کی حرص نہ رکھیں، یہ ممکن ہے کہ آپ فراغت میں اپنی ڈیوٹی والی جگہ پر تھوڑی تھوڑی کر کے تراویح ادا کر لیں، یا پھر رات کے آخری حصہ میں اپنے گھر جا کر ادا کر لیں اگر آپ اس کی ادائیگی میں سچائی اختیار کرینگے تو اللہ تعالی آپ کو مکمل اجرو ثواب عطا کرے گا، چاہے آپ ڈیوٹی یا گھر میں تراویح نہ بھی ادا کر سکیں.

محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا:

میں ایک تجارتی مارکیٹ میں ملازم ہو، اور مسجد میں تراویح نہیں ادا کر سکتا کیونکہ ڈیوٹی ٹائم مغرب کے بعد سحری تک ہوتا ہے، توکیا میں گنہگار رہوں؟

اور اس طرح جو میرا ثواب ضائع ہو گیا ہے اس کا مداوا کس طرح کیا جا سکتا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

تراویح ترک کرنے پر آپ گنہگار نہیں کیونکہ تراویح سنت ہیں، اگر انسان تراویح ادا کرتا ہے تو اسے اجرو ثواب حاصل ہوگا، اور اگر ادا نہیں کرتا تو اسے گناہ نہیں ہے.

اور جب آپ کی نیت سے اللہ تعالی کو یہ علم ہو گا کہ اگر آپ اس کام جو کہ مزدوری کے معاہدہ میں شامل ہے میں مشغول نہ ہوتے تو آپ تراویح ادا کرتے، اس لیے کہ اللہ تعالی کا فضل بہت وسیع ہے، اللہ سبحانہ و تعالی آپ کو نیت کے مطابق ثواب سے نوازے گا.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (255/2).

اور شیخ عبد العزیز آل شیخ حفظہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

بعض لوگ عمرہ کے لیے جاتے ہیں تو وہ اپنی فیملی یا ڈیوٹی یا جس مسجد میں امامت کراتے یا اذان دیتے ہیں کو چھوڑ جاتے ہیں، تو اس بارہ میں آپ انہیں کیا کہیں گے؟

شیخ کا جواب تھا :

کسی واجب کام میں خلل اندازی کر کے ہمیں کوئی نفلی کام سر انجام دینا زیب نہیں دیتا، نوافل کے ساتھ تو قرب اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب ہم اپنے واجبات کی ادائیگی کریں، لہذا جس نے اپنا گھر یا اپنی ڈیوٹی ضائع کی یا کسی امام نے اپنی امامت ضائع کی تو وہ ماجور شمار نہیں کیا جائے گا، بلکہ وہ گنہگار رہے۔

واللہ اعلم.